USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

عثمان پبلک اسکول سسٹم

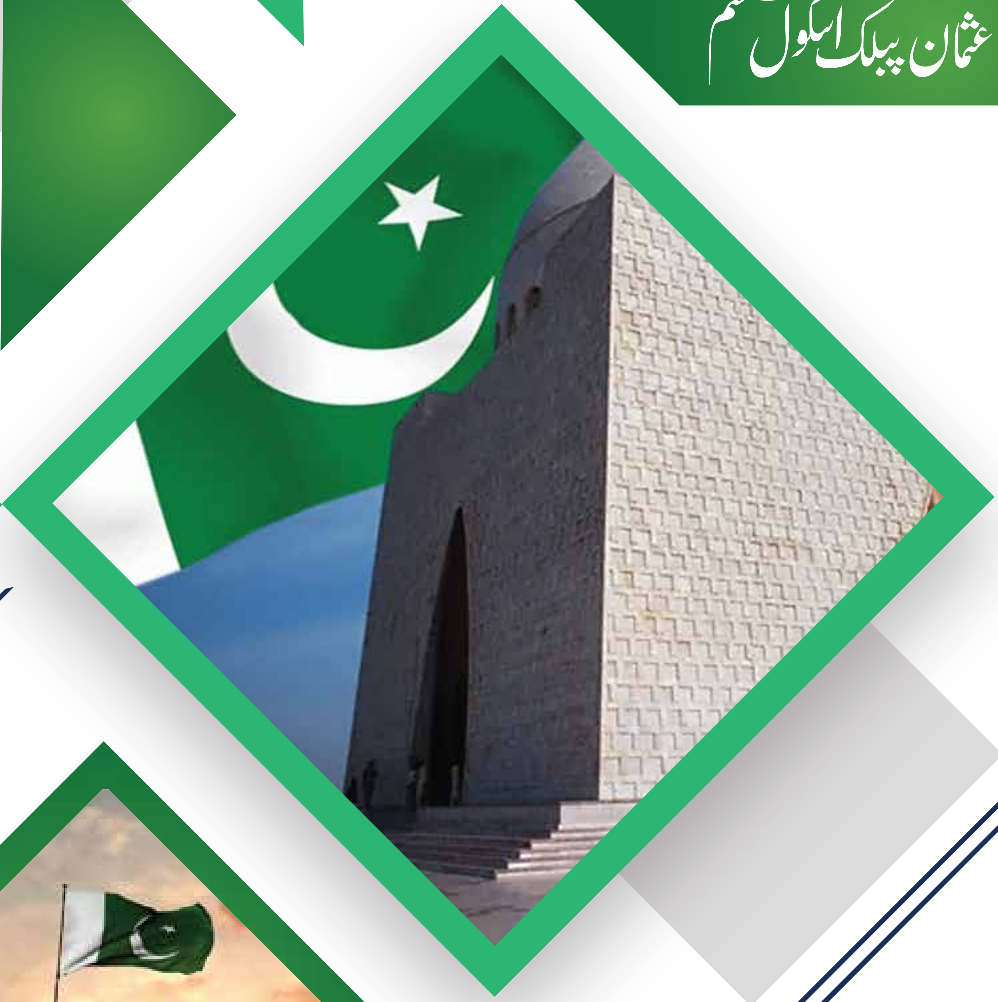

Tarbiyah
تربیہ

ماهنامه
اگست
2024

35
YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہان

Tarbiyah تربیہ

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

Monthly E-Mag for lifelong learning & holistic development

اگست 2024 محرم/صفر ۱۴۴۶ھ

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرتِ نبویؐ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیرِ شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب وصحت
- اقبالیات
- گوشہ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

القرآن

"یاد کرو وہ وقت جب تم تھوڑے تھے، زمین میں تم کو بے زور سمجھا جاتا تھا، تم ڈرتے رہتے تھے کہ کہیں لوگ تمھیں مٹانہ دیں، پھر اللہ نے تم کو جائے پناہ مہیا کر دی، اپنی مدد سے تمھارے ہاتھ مضبوط کیے اور تمہیں اچھا رزق پہنچایا تاکہ تم شکر گزار بنو۔" سورۃ الانفال آیت 26

الحدیث

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے مکہ! تو کتنا پیارا شہر ہے، تو مجھے کس قدر محبوب ہے، اگر میری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کسی دوسرے مقام پر سکونت اختیار نہ کرتا۔" (ترمذی)

نظریہ پاکستان

اِس تحریر کے ذریعے میں طلباو طالبات کو نظریہ کا مطلب اور نظریہ پاکستان کا شعور اُجاگر کرنا چاہتی ہوں۔ نظریے کا لفظ انگریزی کے لفظ آئیڈلوجی کا ترجمہ ہے۔ یہ عقیدے اور فکر کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے اس سے مراد کسی قوم کے وہ بنیادی عقائد اور افکار ہوتے ہیں جن کی بنیاد پر اِس قوم کا تشخص اُبھرتا ہے۔اور وہ قوم اقوامِ عالم میں ایک ممتاز مقام حاصل کرتی ہے۔ کسی قوم کے لیے نظریے کی حیثیت روح کی ہوتی ہے جو اِس کی منزل کا تعین کرتی ہے۔

جب ہم نظریہ پاکستان کی بات کرتے ہیں تو اِس سے ہماری مراد اسلام کے وہ بنیادی عقائد اور اساسی افکار و نظریات ہوتے ہیں جس سے اسلام عبارت ہے۔اسلام محض چند عقائد، رسومات اور عبادات کا نام نہیں ہے بلکہ یہ زندگی کا مکمل اور جامع دستور ہے۔ زندگی ایک ناقابلِ تقسیم وحدت ہے اس طرح نظریہ پاکستان بھی ایک وحدت ہے جسے مختلف خانوں میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔

اِس بات سے انکار کرنے کی جُرات نہیں ہوسکتی کہ نظریہ پاکستان جس پس منظر میں اُبھر کر سامنے آیا ہے وہ ایک طویل تاریخی عمل کا ردِ عمل ہے اور بقول قائدِاعظم اِس کی ابتدا اُس وقت ہوئی تھی جب برِ صغیر میں پہلے شخص نے اِسلام قبول کیا تھا۔

اسلام رواداری اور حسنِ سلوک کی تعلیم دیتا ہے لیکن جب کفروالحاد مسلمانوں کے اسلامی تشخص کو مٹانے پر تُل جائیں تو اسلام مسلمانوں کو ان کے مقابلے میں ڈٹ جانے کی تلقین کرتا ہے۔اِس لیے مسلمانوں کے لیے علیحدہ ریاست کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا گیا اور 1930ء میں مسلم لیگ کے الٰہ آباد کے جلسے میں علامہ اقبال نے مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کی تجویز پیش کی اور دس سال بعد قائدِاعظم کی صدارت میں 23مارچ 1940 کو لاہور میں مسلمانوں کے عظیم اجلاس میں اعلان کیا گیا کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں ایک آزاد مسلم ریاست قائم کی جائے یہ اعلان قراردادِ پاکستان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

پاکستان کی اساس لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ پر ہے جس کا رنگ و نسل وطن اور جغرافیائی حدود سے کوئی تعلق نہیں اِس کا تمام تر دارومدار ایک نظریے ایک عقیدے اور ایک کلمے پر ہے جس کا رُکنِ اعظم توحید ہے اور جو بندہ وآقا میں فرق کو فسادِ آمیت قرار دیتا ہے۔اِس لیے علامہ اقبال نے کہا تھا۔

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسول ﷺ ہاشمی
اُن کی جمعیت کا ہے ملک ونسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تیری

تسلیم اختر کیمپس ۴۵

UPSS — Usman Public School System — Shaping the leaders of Ummah

35 Years of Educational Excellence — تعمیرِ کردار سے تعمیرِ جہاں

بچے کہنا نہیں مانتے، ضد کرتے ہیں کیا کریں؟

بچے ہمارا عکس ہیں، وہ ہمارا رویہ اور انداز اپناتے ہیں اس لیے ہمیں بات کہنے کا انداز بدلنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہ کرو کہنے کے بجائے وہ بتائیں جو کرنا ہے۔ بچے کی غلط عادت کو ختم کرنے کے لیے اسے دہرائیں نہیں، مثلاً بچے کی جھوٹ بولنے کی عادت ختم کرنا چاہتے ہیں تو یوں دہراتے ہیں" جھوٹ نہیں بولا کرو، اچھے بچے جھوٹ نہیں بولتے، میرا بچہ تو کبھی جھوٹ نہیں"بولتا"۔ یہ "جھوٹ" کے لفظ کی گردان جھوٹ کی عادت کو مزید پختہ کرتی ہے اس کی تکرار نہ کریں بلکہ بتائیں کہ ”جو کرنا ہے سچ بولو، میرا بچہ تو ہمیشہ سچ بولتا ہے، اچھے بچے سچ بولتے ہیں وغیرہ"۔

بچوں کی طبیعت میں تجسّس ہوتا ہے اس لیے انہیں تحقیق کرنے دیں بار بار ٹوکنے سے بچوں کی خود اعتمادی اور تخلیقی صلاحیتیں متاثر ہوتی ہیں۔

بات منوانے کے مختلف طریقے بروئے کار لائیں۔ آپ چاہتے ہیں کہ بچہ اپنا کمرہ صاف کرے تو کہیں "آجاؤ کمرہ صاف کریں "اور خود ایک دو چیزوں کو اٹھا کر جگہ پر رکھ دیں اول تو بچہ آپ کو دیکھ کے خود باقی چیزیں سمیٹنا شروع کر دے گا مگر اگر ایسا نہ ہو تو خود ایک دو چیزوں کو اٹھا کر اس کو دیں اور بتائیں کہ وہ کہاں رکھنی ہیں تو وہ خود ہی رکھنے لگ جائے گا اب آپ آرام سے بیٹھ کر اسے کام کرتا دیکھیں۔

بچے کو کوئی بھی کام کرنے یا نہ کرنے کی وجہ ضرور بتائیں اور ایک بات! بچوں سے ہر وقت کی فرمانبرداری کی امید نہ رکھیں بچے شرارتیں، ضد، لڑنا جھگڑنا، رونا دھونا، چیزوں کو پھیلانا سب کچھ کریں گے کیونکہ اگر وہ یہ سب نہیں کریں گے تو اپنے بچپن سے کیسے لطف اندوز ہوں گے!

زہرہ جبیں کیمپس 41

تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE

سلسلہ :- ہم سے پوچھیے

سوال:

السلام علیکم۔

میرا چھوٹا بیٹا 10 سال کا ہے، پڑھائی میں بالکل دلچسپی نہیں لیتا ۔ مثلا وہ پڑھائی کے وقت مختلف قسم کے بہانے بنائے گا، distractedرہے گا، بات نہیں مانے گا، گندا کام کرے گا، یاد کر کے چیزیں بھول جائے گا وغیرہ۔ میری سمجھ نہیں آتا اس کو کیسے ہینڈل کروں، بڑے والے بچوں نے ایسا کبھی نہیں کیا۔ اس حوالے سے کچھ guidance درکار ہے۔

جواب :

وعلیکم السلام۔

ہر بچہ دوسرے سے مختلف ہوتا ہے اور اسی لیے ان کے شوق، دلچسپیاں، صلاحیتیں اور strengths بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ کچھ بچے اسکول میں بہت اچھی کارکردگی دکھاتے ہیں اور کچھ ایسا نہیں کر پاتے۔ بچے پڑھائی میں کیوں دلچسپی نہیں لے رہے اس کی کئی ایک وجوہات ہو سکتی ہیں۔

- کچھ بچوں کو نئے نئے انداز سے چیزیں کرنے کا شوق ہوتا ہے اور ایک ہی طریقے سے کام کرنے سے وہ بوریت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ روایتی طریقوں سے پڑھنا بھی اسی لیے ان کو مشکل لگتا ہے۔
- بچے پڑھائی کے دباؤ کی وجہ سے، یا والدین کی بہت زیادہ توقعات کی وجہ سے اکثر پڑھائی سے ہی دلچسپی کھو دیتے ہیں۔ انہیں ایسا لگتا ہے کہ کیونکہ وہ ان توقعات پر پورا نہیں اتر سکتے اس لیے انہیں پڑھنا ہی نہیں چاہیے۔
- والدین یا گھر کے دیگر بڑے لوگ اکثر بچوں کا آپس میں موازنہ کرتے ہیں جس کی وجہ سے بھی بچوں کا دل پڑھائی سے اچاٹ ہو جاتا ہے۔
- بعض اوقات ان کو کسی خاص مضمون میں مدد کی ضرورت ہوتی ہے مگر وہ کہہ نہیں پا رہے ہوتے اور اس کو avoid کرتے ہیں جس سے بھی یہی لگتا ہے کہ ان کی دلچسپی نہیں ہے۔
- بعض بچوں کو حوصلہ افزائی کی ضرورت ہوتی ہے اور خود اعتمادی کی کمی کی وجہ سے وہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر پاتے۔

ایسے میں والدین درج ذیل تجاویز پر عمل کر سکتے ہیں :

- مختلف طریقوں سے ایک کام کو کرنے سے بھی بچوں کی دلچسپی برقرار رکھی جا سکتی ہے۔ خاص طور پر ان بچوں کے ساتھ جو ایک طرح سے کام کر کے بور ہو جاتے ہیں۔ انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہوئے ان مختلف سرگرمیوں کو ڈھونڈا جا سکتا ہے۔
- بچوں سے براہ راست اس بارے میں گفتگو کرنا بھی مؤثر ہوگا۔ وہ خود اپنے مسئلے کو سمجھیں اس کو بتائیں اور پھر آپ مل کر اس کا حل نکال سکتے ہیں۔
- اساتذہ سے بھی اس معاملے پر بات کی جا سکتی ہے۔ کلاس روم کے حوالے سے وہ مزید اس پر روشنی ڈال سکتے ہیں۔
- بچوں کا آپس میں موازنہ کرنے سے گریز کریں۔ جس بچے کی جو بھی صلاحیت ہو اس پر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔
- بچوں سے realistic توقعات رکھیں ان کی صلاحیتوں کے مطابق۔
- بچے مختلف لرننگ اسٹائلز کے ذریعہ سے سیکھتے ہیں اور یہ جاننا ضروری ہے کہ آپ کا بچہ کس طرح سیکھتا ہے تا کہ اس کو اسی انداز میں پڑھایا جا سکے۔ (اس پر مزید معلومات کے لیے آپ اکتوبر 2022 کے ای میگزین کا 'ہم سے پوچھیے' سیکشن دیکھ سکتے ہیں)

امید ہے کہ یہ تجاویز آپ کے اور دوسرے والدین کے لیے مددگار ثابت ہوں گی۔

جزاک اللہ

آمنہ کامران ڈپٹی مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

المنائی اسپیشل

اسکول کی حسین یادیں

میرا عثمان پبلک اسکول سے تعلق جماعت سوم سے شروع ہوا۔اسی سال اسکول میں سائنس فیئر بھی تھا۔ ہماری کلاس ٹیچر، مس خدیجہ نے پوچھا کہ میرا پسندیدہ مضمون کون سا ہے تاکہ اس کی مناسبت سے مجھے اسی گروپ میں ڈال دیں۔ میرا جواب تھا "اردو"۔ مس ہنسنے لگیں اور کہا کہ بیٹا سائنس فیئر ہے۔ کیمسٹری، فزکس، بائیولوجی اور ریاضی میں سے بتایئے۔ میں نے ریاضی کے علاوہ دوسرے نام تو کبھی سنے ہی نہیں تھے۔ ریاضی پسند نہیں تھا مگر مس خدیجہ اس میں تھیں تو میں نے بھی مس کو ریاضی کہہ دیا۔اس سائنس فیئر میں مجھے جیومیٹری بکس بنایا گیا، مجھے تقریر لکھ کر دی گئی جسے میں نے خوب رٹے لگا کر یاد کر لیا تھا۔

اسکول میں میری سب سے پسندیدہ جگہ لائبریری تھی۔ لائبریری کا ایک اصول تھا کہ ایک ہفتے اردو کی کتاب لینی ہے اور دوسرے ہفتے انگریزی کی۔ پھر کچھ ہی عرصے بعد مس نے کے نام سے ایک نئی چیز نکالی، جو کتاب پڑھی جائے گی، اس کا خلاصہ مع اپنی رائے جمع کرانا ہوگا۔ تاکہ سب بچوں کو کتب بینی کی عادت ڈالی جا سکے۔ book review

اسکول میں گھر سے لنچ لانے کا رواج تھا۔ ہم چار سہیلیاں تھیں، بریک میں جب چاروں ساتھ مل کر کھاتے تھے تو ایسا لگتا کہ دستر خوان بچھا ہوا ہے۔ کچھ پڑوسیوں کو بھی دیا جاتا تھا، کچھ لیا جاتا تھا۔ بریک میں سب سے زیادہ مزا تب آتا جب دعوت شیراز ہوتی تھی جس میں دونوں سیکشن کے بچے ہوتے، ہم خوب باتیں کرتے اور دلی سکون تب ملتا جب بریک کے بعد ہونے والا پیریڈ بھی دعوت کا حصہ ہوتا۔اسکول میں ہم پیپر شروع ہونے سے پہلے ہم باآواز بلند سب مل کر دعا پڑھا کرتے تھے۔ شائد نمبر بھی اسی لیے اچھے آجاتے تھے۔

یہ جماعت دہم کی بات ھے کہ ایک روز یونہی باتوں باتوں میں ہماری ایک دوست نے کہہ دیا کہ ہم میٹرک میں ایسے ھی پاس ہو جائیں اور ہمارے پیپر نہ ہوں، وہ قبولیت کی گھڑی ثابت ہوئی اور کچھ مہینوں بعد ہی کرونا آگیا اور پھر وہ ہوا جو پاکستان کی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا، بچوں کو امتحانات لیے بغیر ہی اگلی جماعت میں بھیج دیا گیا۔اور یوں ہمارے اسکول کا دور اختتام پذیر ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ھے کہ وہ ہمارے اساتذہ کو ان کی محنتوں کا بہترین اجر عطا کرے اور ہمارے ملک و قوم پر اپنی خاص رحمت نازل فرمائے۔ آمین

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

فریحہ تحریم، کیمپس 3

اسکول کی حسین یادیں

آج بھی جب اسکول کا نام سنتی ہوں تو میرے چہرے پر اپنے آپ ہی مسکراہٹ سی آجاتی ہے، آنکھوں میں جدائی کے آنسو اور چہرے پر حسین لمحوں کی خوشی آجاتی ہے-سب سے زیادہ مجھے اسکول کے پروگرام اور مقابلے یاد آتے ہیں جن میں ہم حصہ لیتے تھے اور مختلف انعامات سے نوازے جاتے تھے-مجھے سب سے زیادہ شعر و شاعری اور تقریری مقابلوں میں دلچسپی تھی۔ اور ہاں چودہ اگست کا پروگرام تو اسکول کی خوبصورت ترین یادوں میں سے ایک ہے۔ وہ قومی ترانہ پڑھنا، نغموں کے ساتھ ساتھ جھنڈے کو لہرانا اور ہاں سینے پر جھنڈے کا بیج لگانا۔-یہ سب بہت یاد آتا ہے۔

اب جب ہم بڑے ہوئے تو احساس ہوتا ہے کہ ہمارے اساتذہ نے ہمیں کتنی محنت اور شفقت سے تعلیم و تربیت کے زیور سے آراستہ کیا۔ کتنی محبت سے پڑھایا، سمجھایا اور ہماری اصلاح کی آج ہم جہاں ہیں، اپنے والدین ور اور اساتذہ ہی کی بدولت ہیں۔

اور اسکول کی ساتھیوں کو تو ہم کبھی بھول ہی نہیں سکتے۔ روز ہمارے اسکول جانے کی بہت ساری وجوہات میں سے ایک وجہ دوست ہوتے تھے۔-دوستوں سے ہوم ورک کروانا، کلاس کی بریک میں ان کے ساتھ اسکول کے چکر لگانا، روٹھنا، منانا یہ سب آج بہت یاد آتا ہے۔

جب بھی میں یہ سب یادیں مجھے گھیرتی ہیں تو دل ہی دل میں یہ دعا کرتی ہوں کہ کاش وہ گزرے لمحات واپس جی سکوں دوبارہ اسکول جا سکوں-کیسی عجیب سی بات ہے جب ہم اسکول میں ہوتے ہیں تو ہم یہ سوچتے ہیں کہ کب اسکول ختم ہو اور ہم کالج جائیں یونیورسٹی جائیں اور کالج اور یونیورسٹی جاتے ہیں تو اسکول کی یاد آتی ہے-بہرحال اب تو ممکن نہیں ہے کہ ہم واپس اسکول جا سکیں اور گزرے لمحوں کو جی سکیں تو بس ہم اسکول کی ان یادوں کے ساتھ ہی جی رہے ہیں۔

حبیبہ طارق کیمپس 3

بس کا سفر اور ماضی کی داستان

آج واپسی پر گرین بس میں بیٹھی اور پاور ہاؤس کے اسٹیشن پر عثمان پبلک اسکول کے بچوں کا جم غفیر، پسینہ میں شرابور، بھاری بستوں کے بوجھ تلے دبا ہوا، ہنستا کھیلتا، شور مچاتا بس میں داخل ہوا۔ آہ کیا خوبصورت منظر تھا۔ وہ بھاری بوجھ اس دنیا کا ہلکا ترین وزن تھا جو ہم نے کبھی اپنے کاندھوں پر اٹھایا تھا۔ یہ سب مجھے ماضی کے سنہری دور میں کھینچ کر لے گیا۔ بس پھر کیا۔ آنکھیں موندیں، سر کو کھڑکی کے شیشہ پر رکھا اور چلے گئے چند سال پہلے کی دنیا میں۔ سمن! آپ رونا بند کریں بیٹا! یہاں اس بچی کے ساتھ بیٹھیں، دیکھیں یہ کیا کھیل رہی ہیں میری خوبصورت سی استانی نے اسکول کے پہلے روز بلکتی ہوئی سمن کو زبردستی ایک لڑکی کے ساتھ بٹھا دیا۔ بس وہ دن ہے اور آج یونیورسٹی کا دن ہے وہ صدف نامی لڑکی آج تک میرے ساتھ ہے۔ نرسری، کے جی چند خوبصورت ترین ادوار جب صرف کھیل کود ہی زندگی کا مقصد تھا مگر جب آپکو اتنی اچھی استانیاں نصیب ہوں تو کھیل کود کو بھی سیکھنے سکھانے کا ذریعہ بنا دیا جاتا ہے۔ اگر آج ہماری علمی بنیادیں اتنی مضبوط ہیں تو اس کے پیچھے ہماری بے حد قابل استانیوں کا ہاتھ ہے۔

یہ تو تھا کیمپس پنجم کا قصہ جس کی انتظامیہ سے ہم نے بہت منت سماجت کی کہ جماعت ششم کا اضافہ کردیا جائے مگر ہماری ایک نہ سنی گئی اور ہمیں بھیج دیا گیا ہماری سوچوں سے بہت بڑے کیمپس ون میں۔

کیمپس ون جتنا وسیع ہے وہ دیکھ کر آنکھیں دنگ رہ گئیں۔ کلاس ڈھونڈی، سیکشن تبدیل ہونے کا دکھ مگر یہاں بھی اتنے خوبصورت افراد سے ملاقات ہوئی کہ ہم نے ماضی کے تمام دکھ بھلا دیے۔

یوں ہی گزر گئے یہ سال اور ہم فارغ التحصیل ہو گئے میٹرک کے کٹھن امتحان دے کر۔ پھر ہے داستان کالج کی۔ کالج بھی عثمان پبلک کے علاوہ لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ باقی دنیا تھی شش و پنج میں مبتلا مگر میرا فیصلہ اٹل تھا۔ پری میڈیکل کا انتخاب کیا اور ایک اور کٹھن مرحلہ میں قدم رکھا۔ کالج کی زندگی پڑھائی کے لحاظ سے سب سے مشکل مگر جب ایسی استانیاں ہوں تو آگ کا دریا بھی عبور ہو جائے اور یہی استانیاں وجہ بنیں کہ میں نے پری میڈیکل میں کراچی میں نویں پوزیشن حاصل کی مگر اس سے بھی بڑھ کر ان استانیوں نے مجھے زندگی کو دیکھنے کا نظریہ سمجھایا۔

ہاں کالج کی دوستوں کو قطعی نہیں بھولی ہوں۔۔ اس دوستی نے مجھے قہقہوں کے ساتھ ہنسنا سکھایا۔

آج بھی جب سب کو یاد کرتی ہوں تو آنسو آنا تو یقینی ہے۔ ابھی بھی میرے ہاتھ کی جلد پر آنسو گر رہے ہیں مگر وقت کو بھلا کون روک سکتا ہے پر یہ خوشی ہے کہ سب سے بہترین لوگوں سے واسطہ پڑا اور زندگی میں کیا چاہیے۔ اسی سوچ میں تھی کسی نے میرا کندھا جھنجھوڑا کیونکہ میرا اسٹاپ آچکا تھا۔ اب بھی نہ جاگتی تو نجانے کہاں پہنچ جاتی۔ خیر نمائش چورنگی سے گھر تک کا ہی سفر نہیں تھا بلکہ حال سے ماضی کا بھی سفر ثابت ہوا جو دل کے گوشوں میں ہمیشہ نقش ہے۔

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

ثمن شمیم، کیمپس 1

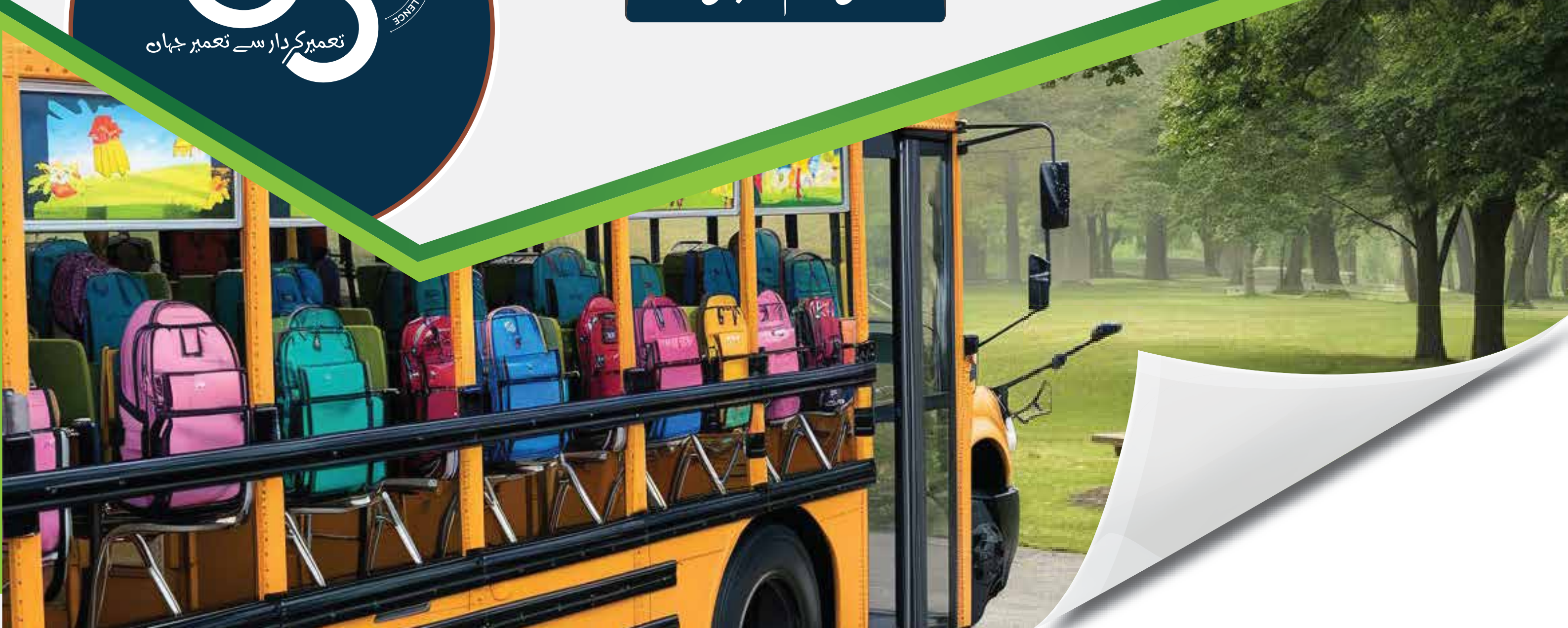

Memories..

As I sit down to pen these reflections, I am filled with nostalgia and gratitude for my years at Usman Public School System, Campus 4. The memories and lessons from my time here have profoundly shaped who I am today.

Walking through the gates of Campus 4 for the first time, I was a young, eager student ready to embark on a journey of knowledge and discovery. This journey, however, proved to be more than just academic. It was a transformative experience that taught me about life, friendship, and the importance of community.

One of the most significant aspects of Usman Public School was its emphasis on holistic education. Our teachers encouraged us to think critically, ask questions, and explore our passions. The curriculum fostered creativity and innovation, and extracurricular activities allowed us to apply classroom learning to real-world situations.

Our teachers were more than just educators; they were mentors and guide who played a pivotal role in our development. Their support helped us navigate the challenges of school life, whether it was a difficult math problem, a personal issue, or a question about our future.

Usman Public School also instilled a strong sense of social responsibility. Through community service projects and awareness campaigns, we learned the importance of giving back to society. These experiences taught us empathy and compassion, which continue to influence our actions as adults.

Looking back, I am grateful for the values and skills that Usman Public School imparted in me. It has shaped me into a responsible and compassionate individual.

In conclusion, my years at Usman Public School System were some of the best of my life. The memories, lessons, and friendships from those days are a constant source of inspiration. As I reflect on my journey, I am filled with immense pride and gratitude for being a part of this remarkable institution.

Marium Mustafa Kamani Campus IV

A Trip Down the Memory Lane..

As I look back on my time at Usman Public School, I am filled with gratitude and fond memories that have profoundly shaped who I am today. The journey was not just about academic achievements but also about personal growth, lifelong friendships, and invaluable lessons imparted by exceptional teachers.

The teachers at Usman Public School were instrumental in building my academic foundation and shaping my character. Their dedication and wisdom helped me secure first positions in SSC Part One exam across all campuses and later in the entire BIEK in my first year of college.

Thanks to the unwavering support of my parents and teachers, I was able to gain direct admission into IBA, the top university in Pakistan. Here, I continue to be grateful for my school teachers, whose efforts made my academic base strong.

I owe a debt of gratitude to my teachers and Usman Public School for everything they have given me. They have not only polished my skills and built a strong academic base but also brought me closer to my Deen. Their influence has been a guiding light, helping me navigate through life with confidence and a sense of purpose.

Maneeha Noor Raffat Campus VI 2022

WHISPERS OF SCHOOL DAYS

I reminisce those sweet school days,
Walking to school in morning's haze.
Books arranged period-wise, a familiar routine,
Heavy loads on our backs, oh, how we'd keen.

Late-night sleep and early morning cheer.
Sometimes missing the van, homework undone,
Yet no fear, school days filled with fun
From First step to final cheers
Those years elapsed with laughter and tears

Entering each day with dreams anew,
In halls of learning, friendships grew,
I found a mentor, a teacher so wise,
Whose talent helped my dreams to rise.
The one who made us learn with love,
And taught the virtues from above.

That recess time won’t return anew,
Jokes and laughter on stairs, fond and true.
Roaming corridors with friends in tow,
Where giggles and joy would freely flow.

Who knows the secrets those white walls have kept,
And the desks where golden moments were spent?

We shared the sorrows of marks that were bad,
And the joys of the good ones we had.
Exams were days that we most feared,
Yet once they were done, our minds felt cleared.

Today I've forgotten the lessons, it's true,
Calculations, theorems, a formidable slew.
Evolution of humans, atoms' array,
Chemistry's numbers, and Sindhi's sway.

As time moves on, those days feel near,
In life’s tapestry, they appear clear.
Though lessons fade, those moments stay,
In our hearts, they guide the way.

WRITTEN BY:

Syeda Abiha Laeeq and Areeb Fatima

Usmanians C-15 (Batch 2024)

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لا رہے ہیں آپ کے لیے---

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے تربیہ ای میگزین میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔ آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے۔

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge related to career opportunities and different professions.

Any word of advice for your juniors

Your achievement , success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

DEPARTMENT OF
MENTORING & COUNSELLING
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

E-MAIL YOUR WRITE UPS AT
mcd@usman.edu.pk